طلبائے مدارس کی شان اور ان سے وابستہ توقعات

(طلبائے مدارسِ دینیہ کے لئے ایک اہم تحریر)

مولانا سمیع الحق

طلب علمی کی مجالس پر اللہ کی رحمتیں

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب طلبہ حدیث سیکھنے اور دین سمجھنے کے لئے تشریف لاویں تو انہیں مرحبا کہیں تو نئے تعلیمی سال کے آغاز پر آپ سب کی خدمت میں اصاغر واکابر کی خدمت میں مرحبا پیش کرتا ہوں، طالب علم کی بڑی شان ہے اور عالم کا بڑا مقام اور مرتبہ ہے، حدیث مبارک میں آتا ہے کہ **ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله یتلون کتاب الله فیتدارسونه بینهم الاحفتهم الملائکة ونزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة** (ابن ماجہ: ح ۲۲۵) جب بھی کبھی کچھ لوگ کہیں اللہ کے کسی گھر میں اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو عرش کرسی اور آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! یہ میرے عباد (بندے) ہیں، میرے اس گھر میں جمع ہوئے ہیں، تم تو کہا کرتے تھے کہ **اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء** (البقرۃ: ۳۰) مگر یہ تو دین سیکھنے کے لئے ملک کے مختلف اطراف سے آ آ کر یہاں جمع ہو گئے ہیں اور اس گرمی میں ان تکالیف میں ان لوگوں نے دین سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

عزیزان من ...... دنیا کا ایک معمولی صدر اگر کسی کا ذکر اپنی مجلس میں کر دے تو وہ اس پر کتنا فخر کرتا ہے کہ آج فلاں مجلس میں میرا ذکر بادشاہ نے کر دیا تو جب احکم الحاکمین مالک الملک وہ سب فرشتوں کے سامنے ہم جیسے گنہ گاروں (ہمیں بھی اور سب کو اللہ تعالیٰ ان میں شامل کر دے) کا ذکر فرماتے ہیں

تو اللہ تعالی اس طرح ایک بڑی عزت، بڑا مقام، بہت بڑا درجہ ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں جو درس قرآن وحدیث اور اللہ کی خاطر اپنے بلاد واماکن کو چھوڑ چکے ہیں تو یہ ایک بڑا مقام ہے۔

مستحبات اور سنن کا خیال

علم اور اہل علم کی جتنی قدر ہے تو یہ قدر اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو، فرائض اور واجبات تو ہوں گے ہی مستحبات اور سنن بھی صحیح ادا ہوں، لوگ بھوکے رہ کر بھی دین کی خاطر ہمیں کھلاتے ہیں......ایک خطیر رقم قوم مدارس کو دیتی ہے کہ ان میں دین کی کچھ خدمت ہوتی ہے، یہ آپکو بھی معلوم ہے کہ اگر ہم اور آپ اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں تو ہمیں کوئی دو چار دن بھی کھانا نہیں کھلائے گا، اگرچہ ہمارا بھائی کیوں نہ ہو باپ کیوں نہ ہو کیا مفت کھانا دے دے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ کہے گا کہ جاؤ اپنی محنت مزدوری کرو کیا بسیار خور بیٹھے ہو مگر آپ کو قوم نظر عزت سے دیکھتی ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ تم فقراء ہو اور ان کو کھانا بانٹنے کی اور جگہ نہیں مل رہی بلکہ ان کے اپنے گھروں میں ضرورت مند ہوتے ہیں، بھوکے ہوتے ہیں، آس پاس بھوکے پیاسے موجود ہیں مگر ان کا آپ پر حسن ظن ہے، نیک گمان ہیں کہ یہ باعمل لوگ ہیں، دین سیکھنے والے ہیں، اگر انہیں یقین آجائے کہ یہ لوگ بھی ہماری ہی طرح اہل دنیا ہیں، دنیا کے طلبگار ہیں، دنیا کے شوقین ہیں تو اسی وقت ہمیں جواب دے دیں کہ جائیے اپنا کام کیجئے...... اسی ہفتہ کا واقعہ ہے جو گذر چکا کہ میں اپنی مسجد میں تھا ایک دو مہمان آئے اور طالب علم ہی انہیں لے کر آئے تو ایک شخص نے کہا کہ میں کچھ رقم مدرسہ کے لئے لایا ہوں مگر اب لانے پر خفا ہوں اور پچھتاتا ہوں کہ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو امام نے پگڑی نہیں باندھی تھی اور قدمین کے درمیان فاصلہ چار انگلیوں سے زیادہ تھا، تو دیکھئے، پگڑی باندھنا امامت کے دوران فرض نہیں، واجب نہیں، سنت موکدہ نہیں، لیکن افضلیت اور استحباب تو ہے نا، اسی طرح نماز میں قیام کے دوران ہمارے حنفیہ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ قدمین میں بقدر چار انگلیوں کے فاصلہ ہو، غیر مقلد حضرات کی رائے ہے کہ اس سے زیادہ مسافت ہو، تو اس ہفتہ کی بات ہے کہ وہ شخص پیشانی پر بل لئے ہوئے آیا اور مجھے بھی گھور گھور کر دیکھتا تھا اور کوستا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ یہ مستحبات کے تارک ہیں تو میں نے اس سے اندازہ لگایا اور آپ بھی لگالیں کہ قوم کا ہمارے اوپر کتنا اچھا گمان ہے، قوم جب یہاں آتی ہے اور کسی بھی دار العلوم کیساتھ کچھ بھلائی کرتی ہے تو اس وجہ سے کہ وہ گمان

کرتے ہیں کہ یہاں تو سب قطب اورغوث (باعمل لوگ) بیٹھے ہوں گے۔

قوم کا دینی مدارس اور طلبہ سے حسن ظن

یہ سب فرائض واجبات تو کیا مستحبات اورسنن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے، یہ ان کی توقع ہوتی ہے آپ سے اس وجہ سے مدد کرتے ہیں گھر میں اپنے باپ کو اپنے بیٹے کو نہیں دیتے، بھائی کو نہیں، پڑوسی کو نہیں، وطن کے غربا کو نہیں دیتے اور آپ کو دیتے ہیں، یہاں پہنچاتے ہیں، اب اگر وہ دارالعلوم میں آجائیں اور یہاں حالت یہ ہو کہ سڑک کے کنارہ پر مسجد ہے تو گاڑیاں اور بسیں تو رک کے یہاں نماز کے لئے جمع ہوں ادھر جماعت کھڑی ہوادھر سبیل پر طلبہ نے قبضہ جمارکھا ہواور وضو کے لئے دیر سے پہنچنے والے مہمانوں کے لئے جگہ نہ ملے ہو تو یہ وضو کرنے والے طلبہ جماعت پڑھنے تو آگئے مگر تاخیر سے آئے یا جلدی آئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ پہلے آچکے ہوتے تو تکبیر اولی کو پہنچنے تک مسجد بھر چکی ہوتی، صف بھر گئی ہوتی تو آنے والے مہمان جو دارالعلوم پر خرچ کرتے ہیں اوراپنے خون پسینہ کو خرچ کرتے ہیں، طلبہ کے اس عمل کو دیکھ کر خوش ہو کر جاتے۔

طلبہ کی خاطر ایثار کی مثال

میرے پاس کچھ عرصہ قبل ایک فوجی سپاہی آیا اور مجھے ایک طرف کر کے دارالعلوم کے لئے کچھ دینے لگا شاید سوا روپیہ تھا یا اس سے کچھ زیادہ ہوگا۔ دینے پر شرمارہا تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہا مولوی صاحب! یہ رقم بہت حقیر سی ہے تم محسوس نہیں کرو گے مگر یہ ایک ایسے شخص نے رقم بھیجی ہے کہ اس نے ایک وقت کھانا نہیں کھایا اوراسے بچا کر آپ کے پاس بھیج دیا ہے کہ طالب علموں پر خرچ ہو، میں سمجھا کہ وہ شخص یہ صاحب خود ہی تھے اوراس کو بھی راز میں رکھنا چاہتے تھے تو یہ لوگ ہمارے اوپر اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ طلبہ دین تو غوث اور قطب اور نیکوکار اور متقی ہوں گے اور جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

انمایخشی اللہ من عبادہ العلماء (الفاطر:۲۸)

''بیشک اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے خوف کھانے والے علماء ہی ہیں،،

اللہ سے علماء ڈرتے ہیں اوران کا خیال ہے کہ اس دور میں اللہ سے ڈرنے والے یہی لوگ ہیں۔

غالباً حضرت جنید بغدادیؒ تھے نزع کی حالت میں بھی تسبیح ہاتھ میں پکڑرکھی تھی شاگردوں نے

اور مریدوں نے کہا کہ حضرت! اب تو تسبیح رکھ دیں فرمایا کہ اس تسبیح کی برکت سے تو اس مقام تک پہنچے ہیں مطلب یہ تھا کہ مستحب کی پیروی کرنے سے اللہ نے آج یہ مقام دے دیا تو آج آپ یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ یہ مستحب چھوڑ دیں۔

میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ قوم ہم سے عبرت اور نصیحت لیتی ہے سارا پاکستان آپ کی مدد کرتا ہے آپ کو غور سے دیکھتا ہے۔

اہل علم کی ضرورت اور مانگ

میرے بھائیو! یہ ایک ایسا وقت آیا ہے ایسا دور آیا ہے کہ علماء کا وجود عنقا بنتا جارہا ہے۔ رمضان کی تعطیلات میں بے شمار خطوط آرہے تھے کہ برائے خدا ہمیں ایسا کوئی مدرس عالم دے دیجئے کہ جید عالم ہو، فنون پر عبور ہو، جتنی بھی تنخواہ چاہے ہم پیش کردیں گے مگر ایسے عالم کو ہمارے پاس بھیج دو اور اگر اس کے ساتھ طلبہ بھی ہوں تو اور بھی اس کی قدر کریں گے، یہ حکومتیں اچھے ذی استعداد علماء کی تلاش میں ہیں، مختلف اسلامی ریاستوں سعودی عرب، کویت، بحرین اور افریقہ میں ایسے افراد کی ضرورت ہے اور ایسے لوگ بھی دارالعلوم سے اچھے جید علماء حفاظ، قراء کے لئے رجوع کررہے ہیں، رابطہ عالم اسلامی افریقی ملکوں کے لئے اچھے مستعد افراد کو اسلام کی اشاعت اور تعلیم کے لئے طلب کررہی ہے مگر ان کا یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ یہ علماء عربی بول چال، عربی تحریر و تقریر کا بھی استعداد رکھیں مگر ہمارے ہاں افراد کی کتنی کمی ہے۔ انشاء اللہ صرف پاکستان میں نہیں سارے عالم اسلام میں اور بین الاقوامی طور پر آپ فضلاء اور اچھے علماء کی مانگ بہت بڑھ رہی ہے۔

تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ دارالعلوم میں آپ کا یہ سارا وقت علم میں، عمل میں، عبادت میں ہی خرچ ہو اور جب آپ کسی راستہ سے گذریں تو لوگ دیکھ کر کہیں کہ سبحان اللہ یہ فرشتے ہیں یا انسان ہیں اور وہ دیکھ کر تعجب کریں کہ یا اللہ! ایسے پرفتن دور میں ایسے پاک اخلاق والے، ایسے نورانی چہروں والے، ایسے باعمل، ایسے نماز کی پابندی کرنے والے ایسے ایک دوسرے پر نثار ہونے والے بھی موجود ہیں تو آپ سے یہ عرض کرنا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جو بہت دور نہیں قریب ہے کہ تمہارے پیچھے پیچھے لوگ بھاگتے پھریں گے، منت سماجت کریں گے کہ ہمارے ساتھ جاکر درس تدریس کرو، اعلیٰ تنخواہوں کی پیش کش کریں گے کہ ہمارے ہاں دین پڑھاؤ تو اللہ تعالیٰ دنیوی پوزیشن

بھی دے گا، تمہاری حیثیت بہت اونچی ہوگی مگر یہ تب کہ تمہارا وقت ضائع نہ گذرے علم کے ساتھ عمل ہو سارا وقت اسی میں صرف ہو جائے۔

خواص امت کے لئے مستحب پر بھی عمل لازمی ہے

کسی عمل کے بارے میں لوگ یہ نہیں مانتے کہ تم کہہ دو کہ بابا یہ تو مستحب ہے وہ کہے گا کہ ٹھیک ہے یہ مستحب ہے مگر خواص کو تو مستحب بھی ترک نہیں کرنا چاہئے وہ تو مستحب کی بھی پابندی کریں جیسے حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ ان مستحبات نے تو یہ (اعلیٰ) درجہ دیا، اب مرتے وقت مستحبات کو کیوں چھوڑوں تسبیح کو کیوں ہاتھ سے رکھ دوں تو واجب تو نہیں تھا مگر مستحب کی پیروی ترک نہیں کرنی چاہی۔

دھڑے بندی، غیر تعلیمی، جماعتی اور سیاسی سرگرمیاں نہایت مہلک ہیں

آپ جس مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں وہاں مدرسہ سے آپ کی جو بھی خدمت ہو سکے اپنی طاقت کے مطابق انتظامیہ وہ کرتی رہے گی اور اس میں انشاء اللہ وہ کمی نہیں کریں گے مگر تم بھی برائے خدا کوئی ایسی حرکت نہیں کروگے جو مدرسہ والوں کے لئے باعث پریشانی ہو یا مدرسہ والوں کو اس سے پریشانی ہو مثلاً ایک مدرسہ میں کئی کئی پارٹیاں طلبہ کی بن گئیں، کمرہ میں رہنے والے ایک دوسرے کے پیچھے پڑ گئے، یہ ایسا ہے یہ فلاں ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی دوسرے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک کی جگہ دو دو جماعتیں ہونے لگیں تو نماز کی جماعت جب ایک نہ رکھ سکے تو وہ آگے قوم میں اتفاق واتحاد کیسے برپا کر سکتا ہے، یہ جھگڑے فساد کرنے لگ جائیں تفرقہ بازی، جتھ بازی، دھڑے بازی میں لگ جائیں تو آگے قوم کی اصلاح کیسے کر سکیں گے؟ ایسے لوگ مدرسہ کے لئے انتہائی ضعف، کمزوری اور تکلیف کے باعث ہوں گے۔

تفرقے اور پارٹی بازی

میں آپ کی خدمت میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ جتھے نہیں بناؤ گے تفرقے میں نہیں پڑو گے آپس میں پارٹی بازی نہیں کروگے، بس تعلیم اور درس وتدریس میں لگے رہیں، بڑے علماء، راسخین اور مخلص اساتذہ اللہ پاک نے آپ کو دیئے ہیں اور جتنے بھی دارالعلوم کے ملازم ہوتے ہیں سب طلبہ کے خادم ہوتے ہیں، مگر تم لوگ بھی اللہ کی خاطر ان کی حالت پر رحم کروگے،

ادب اور خدمت

اور یہ یاد رکھیں کہ علم ادب ہی سے آتا ہے، استاد کا ادب کروگے اور خدمت بھی تو علم اللہ تعالیٰ دے دے گا اگر استاد کا ادب اور خدمت نہ ہو تو علم بھی نہیں ہوگا پھر دیکھئے! یہاں خدمت بھی استاد کی کونسی بڑی کرنی ہے کوئی بھینس نہیں گائے نہیں کہ چرانی ہے نہ کوئی گھاس استاد کے لئے کاٹ کر لانا ہے کپڑے دھونے نہیں سوائے اس کے کہ استاذ کا احترام ملحوظ رکھو، ہم دارالعلوم میں ہوتے تھے تو جس راستہ پر سامنے سے استاد آجاتا تو ہم راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہوجاتے کہ کہیں ان کے احترام اور عظمت کے خلاف نہ ہوجائے، ان کی عظمت ادب اور احترام کی وجہ سے راستہ چھوڑ دیتے تو یہ باتیں اپ کو ملحوظ رکھنی چاہئے۔

منکرات سے اعراض

مستحبات پر عمل، منکرات سے بچنا، بعض لوگ کمروں میں، واش رومز میں سگریٹ پھونکتے ہیں یہ بہت غلط بات ہوتی ہے، داڑھی ایک مشت سے کم تراشنا بھی فسق ہے، داڑھی مونڈنا بھی فسق ہے اور مشت بھر سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔

سنت پر عمل

دیکھئے یہ سنت کا لیبل جب ہم اپنے اوپر لگاتے ہیں تو پہلے خود تو سنت پر عامل ہوجائیں، خود سنت پر عامل نہ ہوں گے اور باہر جاکر پرویزیوں اور غامدیوں اور منکرین حدیث سے کہیں گے کہ سنت حجت ہے **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول** (النساء:۵۹) تو وہ کہے گا مولوی صاحب! یہ اپنے چہرے کو دیکھ لو، کیا تمہارا یہ چہرہ اور داڑھی سنت پر پوری اترتی ہے کیا یہ **اطیعوا الرسول** ہے؟ تمہارے چہرے کا سائن بورڈ تو سنت کے خلاف ہے تو ہم دوسروں کو کس طرح سنت پر کاربند رہنے کی بات کرسکیں گے جب خود عمل نہیں ہوگا، ان باتوں میں آپ کا نقصان نہیں بلکہ آپ ہی کا فائدہ ہوگا اور انشاء اللہ علم میں بہت خیر و برکت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور عقبیٰ دونوں بہتر کردے گا، اللہ تعالیٰ سب کو علم باعمل نصیب کردے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ دین کی اور طلبائے دین کی خدمت کے لئے صحت عطا فرمادے۔ **واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین** (ماخوذ از خطباتِ مشاہیر: جلد چہارم: صفحہ